إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۳

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶	۳ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء	نمبر ۲۴۹

اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر کی ہندوؤں سے مایوسی

اچھوت اقوام کے مسلمہ لیڈر اور نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر نے چند سال ہوئے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ وہ ہندو قوم سے کامل علیحدگی۔ اور اپنی قوم کے لئے موزون مذہب کے مسئلہ پر سوچ بچار کر رہے ہیں۔ اس اعلان نے ہندو قوم کے اندر ہلچل پیدا کر دی۔ اور ہر طرف سے اچھوتوں کے ساتھ ہمدردی کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ وائٹ پیپر میں حکومت برطانیہ نے اچھوتوں کو جو حقوق دیئے تھے۔ انہیں ہندو مفاد کے خلاف پاکر گاندھی جی تک نے اعلان کر دیا۔ کہ اگر انہیں منسوخ نہ کیا گیا۔ تو وہ بھوکے رہ کر جان دے دیں گے۔ اس کے بعد گاندھی جی نے اپنی زندگی کو اچھوت ادھار کے لئے وقف کر دینے کا اعلان کیا تمام ہندوستان کا دورہ کیا۔ اور کروڑوں روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کیا گیا آپ نے "ہریجن" نام سے ایک اخبار بھی نکالنا شروع کیا۔ جو اب تک برابر نکل رہا ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر اس تمام عرصہ میں اس تحریک کا نہایت غور سے مطالعہ اور حالات کا اندازہ کرتے رہے اور آخر طویل خاموشی اور لمبے انتظار کے بعد انہوں نے اب پھر اس موضوع پر اظہار خیال کی ضرورت محسوس کی ہے چنانچہ ۲۳ر اکتوبر کو آپ نے احمد آباد میں اچھوتوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"مجھے مہاتما گاندھی اور کانگرس میں اس امر کا کوئی اعتماد نہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کو کوئی فائدہ پہونچائیں گے" اور اس کے کئی ایک وجوہ میں سے ایک وجہ پیش کی ہے۔ کہ

"مہاتما جی نے کانگرسی وزارتوں پر اس امر کا زور نہیں ڈالا۔ کہ ایک وزیر اچھوت اقوام سے لیا جانا چاہیئے بمبئی کی کانگرسی وزارت نے سابقہ گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کردہ اس کمیٹی کی سفارشات کو عملی جامہ نہیں پہنایا۔ جو دلت جاتیوں کی بہبودی کے متعلق تدابیر پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی"

اور آخر میں بالفاظ اخبار "پرتاپ" آپ نے اچھوتوں کو علیحدہ جماعت قائم کرنے پر زور دیا"

گویا کئی سال تک ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈروں کو اچھوت ادھار۔ اور ان بے کسوں کو انسانی حقوق دلوانے کے لئے جدوجہد کرنے کا موقعہ دینے۔ ان پر ایک کافی عرصہ تک اعتماد اور بھروسہ کرنے۔ اور ان کی جدوجہد۔ اور اس کے نتائج کا بخوبی مطالعہ کرنے کے بعد وہ اسی نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ جس پر اس تحریک کے آغاز میں تھے۔ یعنی یہ کہ اچھوتوں کو ہندوؤں سے علیحدہ ہو کر اپنی الگ جماعت قائم کرنی چاہیئے۔ اور یہی وہ رائے ہے جس کا ہم بھی بارہا اظہار کر چکے ہیں۔

در اصل ہندوؤں نے اتنے لمبے عرصہ تک اچھوتوں کے حقوق غصب کر کے جو فوائد اٹھاتے ہیں۔ وہ انہیں اچھوت اقوام کی حالت زار کا احساس ہی نہیں ہونے دیتے اور کئی صدیوں تک ان کی ذہنیت میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اور نہ وہ انہیں اپنے جیسا انسان سمجھ سکتے ہیں۔ اور جب صورت حالات یہ ہے تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ اچھوت ہندوؤں کے ساتھ نام نہاد وابستگی اختیار کرتے ہوئے اپنی موجودہ حالت میں کوئی خوشگوار تبدیلی پیدا کر سکیں۔ ہندو ان کے بچانے کے لئے بڑے بڑے وعدے تو دے سکتے ہیں۔ خود فوائد اٹھانے کی خاطر انہیں اپنا گوشت۔ اور پوست بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ ان کے غصب شدہ حقوق واپس دے سکیں۔ چنانچہ اس وقت تک کا تجربہ یہی ثابت کر رہا ہے۔

اتنے لمبے اور طویل تجربہ کے بعد بھی اچھوت اگر مزید انتظار کریں گے۔ تو بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہوں گے اور سخت نقصان اٹھائیں گے۔ ان کی دنیوی فلاح کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ اپنی علیحدہ جماعت قائم کریں۔ گاندھی جی ایسے با اثر اور سرگرم ہندو لیڈر کی تمام تر کوششیں اگر ان کے کسی کام نہیں آسکیں۔ تو اب وہ کس امید پر بیٹھے رہیں گے۔ آنے والی مردم شماری میں انہیں اپنے آپ کو علیحدہ کر لینا چاہیئے۔ اور اپنی تعداد الگ لکھانی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج زیادہ علیل ہے سردرد بخار اور متلی کے باعث شدید تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں ؛

سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابھی بخار ہے اور متلی کی بھی شکائت ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مقامی امیر کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ آپ کو سردرد کے دورہ کی وجہ سے رات کو نیند نہیں آئی۔ احباب سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے ؛

حسب معمول مسجد اقصےٰ میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے قرآن مجید کا درس دینا شروع کر دیا ہے۔

دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے اوقات میں رمضان المبارک کی وجہ سے تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب نو بجے دفتر کھلتے اور ایک بجے بند ہو جاتے ہیں تاکہ کارکن درس القرآن سن سکیں ؛

مولوی محمد سلیم صاحب جنہیں اوکاڑہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا تھا واپس آ گئے ہیں ؛

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال مطلع فرماتے ہیں۔ کہ آج تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب کی ٹانگ پر ایک بڑا اپریشن کیا گیا۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ریڑھ کی ہڈی کے خلا میں دوائی پہونچا کر اپریشن کی جگہ کو بے حس کر دیا۔ اور پھر ماؤف جگہ پر قریباً چھ انچ لمبا اور قریباً ۲ انچ گہرا شگاف دیکر اسے صاف کیا۔ دوران اپریشن میں مریض کو کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ احباب مریض کی صحت اور حضرت میر صاحب کی توانائی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں ؛

ایک مجاہد تحریک جدید کے لئے درخواست دعا

چودہری محمد اسحٰق صاحب مبلغ تحریک جدید ہانگ کانگ نے بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع دی ہے۔ کہ ۱۰ اکتوبر کو شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ تحریک جدید کچھ اشیاء خریدنے کے لئے کینٹن گئے تھے۔ لیکن ۱۲ اکتوبر کو جاپانیوں نے جنوبی چین پر جو حملہ کیا۔ اس میں کالون کینٹن ریلوے برباد کر دی۔ اور شیخ عبد الواحد صاحب ریلوے کا سلسلہ منقطع ہو جانے کی وجہ سے کینٹن میں ہی رک گئے۔ اور ابھی تک ان کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور وہ بخیر و عافیت اپنے مرکز میں پہونچ جائیں ؛

اعلان تعطیل

آخری پنجشنبہ کی وجہ سے ۲۷ اکتوبر کو چونکہ تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۹ اکتوبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا ؛

لنڈن میں شیخ منظور علی صاحب شاکر کی وفات کیونکر ہوئی

شیخ منظور علی صاحب شاکر مرحوم کی لنڈن میں وفات کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب نے اپنے ایک تازہ خط میں جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے کچھ حالات رقم فرمائے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کا یہ خط ۲۰ اکتوبر کا لکھا ہوا ہے!

مرحوم نے شہر کے اندر ایک دوکان لی تھی۔ اور یہاں کے رواج کے مطابق ایک انگریز لڑکی کو ملازم رکھا تھا۔ جو روزانہ آکر سامان فروخت کرتی تھی۔ دوکان کو مرحوم خود صبح آکر کھولتے اور شام کو بند کر کے اپنے مکان پر چلے جاتے تھے۔ جو دوکان کے قریب ہی تھا۔ ۱۸ اکتوبر کو جب وہ لڑکی دوکان پر آئی تو دوکان بند تھی۔ وہ مرحوم کے مکان پر گئی وہاں ان کا کمرہ بند دیکھا۔ پھر وہ مالک مکان کے پاس گئی۔ جو ایک اور مکان میں رہتا تھا۔ اس سے کہا معلوم نہیں شیخ صاحب کہاں ہیں ان کا کمرہ بند ہے۔ اور وہ دوکان پر بھی نہیں آئے۔ مالک مکان اس کے ہمراہ شیخ صاحب مرحوم کے کمرہ کی طرف آیا۔ اور اپنی چابی سے دروازہ کھولا۔ وہ دروازہ اس قسم کا ہے کہ جب اندر سے اس کو بند کر دیا جائے۔ تو باہر سے بغیر چابی کے نہیں کھل سکتا۔ لیکن اندر سے اسکو کھولنے کے لئے چابی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب مالک مکان نے دروازہ کھولا۔ تو دروازہ میں سے شیخ صاحب مرحوم کو اپنے بستر میں لیٹے ہوئے دیکھ کر کہا کہ وہ ابھی سوئے پڑے ہیں۔ پھر جب قریب ہو کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اس نے فوراً پولیس میں اطلاع کی۔ پولیس کا افسر ڈاکٹر کو لے کر آیا۔ اور اس مکان سے شیخ صاحب مرحوم کا جنازہ ایک اور مکان میں لے گئے۔ جہاں ڈاکٹری معائنہ کے ذریعہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ وفات کس طرح واقعہ ہوئی۔ دوکان کی چابی پولیس والوں نے اپنے قبضہ میں کر لی۔ ہمیں اس واقعہ کی کوئی خبر نہیں تھی۔ شیخ صاحب کا ایک دوست جو پٹنہ کا رہنے والا ہے۔ اور جو اکثر ان کو ملنے جایا کرتا تھا بعد دوپہر ان کی دوکان پر گیا۔ تو اس کو اس واقعہ کا علم ہوا۔ یہ شخص بھی ہم کو نہیں جانتا تھا یہ وہاں سے ایک اور مکان میں گیا۔ جہاں شیخ صاحب پہلے رہا کرتے تھے۔ تا ان کے کسی واقف کو ان کی وفات کی اطلاع کرے۔ وہاں کسی شخص نے ان کو مسجد کا پتہ دیا۔ کہ مسجد میں جا کر اطلاع کرو۔ چنانچہ وہ ۴½ بجے شام مسجد میں آیا۔ اور ہمیں اطلاع دی۔ ہم نے فوراً بذریعہ ٹیلیفون پولیس سے دریافت کیا۔ اور اس واقعہ کی تصدیق ہوئی۔ اور پتہ لگایا کہ ان کا جنازہ کس جگہ ہے۔ اس وقت قادیان میں اس حادثہ کی اطلاع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھیجی۔ اور خود اس جگہ گئے۔ جہاں جنازہ پڑا تھا۔ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر معائنہ کر چکا ہے۔ اور صبح دس بجے نتیجہ کا علم ہوگا۔ چنانچہ صبح اس ڈاکٹر نے اطلاع دی۔ کہ شیخ صاحب مرحوم نمونیہ کے ساتھ فوت ہوئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

اگر وہ پٹنہ کا نوجوان اتفاق سے ہمیں اطلاع نہ دیتا تو غالباً پولیس اپنے قواعد کے مطابق خود ہی ان کی تکفین کا انتظام کرتی۔ چنانچہ انہوں نے اس کے متعلق کچھ کارروائی شروع بھی کر دی تھی۔ مگر ہم نے ان کو کہا کہ یہ ہمارے آدمی ہیں۔ اور ہم خود تجہیز و تدفین کا انتظام کریں گے۔ مرحوم جمعہ کے دن عموماً مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ چنانچہ ۷ اکتوبر کو جب جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ تو کہا کہ آج سے میں نے انگریز لڑکی کو ملازم رکھا ہے۔ اور آج اچھی بکری شروع ہو گئی ہے۔ دوسرے دن صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو یہاں کے دوستوں نے الوداعی پارٹی دی۔ تو اس میں بھی تشریف لائے۔ اور ہم کو اپنی دوکان دکھانے کے لئے ساتھ لے گئے۔ دوکان نہائت سجائی ہوئی تھی۔ اور اپنی بکری پر بہت خوش تھے۔ چنانچہ سنا ہے کہ انہوں نے ہندوستان سے کچھ اور سامان بھی منگایا تھا۔ دوکان پر ٹیلیفون بھی لگوایا تھا۔ ایک دن درد صاحب نے ان سے ٹیلیفون پر بات کرنی چاہی تو ٹیلیفون والوں نے اطلاع دی کہ وہاں کوئی ٹیلیفون نہیں ہے۔ مگر درد صاحب نے ابھی ٹیلیفون رکھا ہی تھا۔ کہ ٹیلیفون پر آواز آئی۔ وہ شیخ صاحب کی طرف سے ٹیلیفون تھا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی میں نے ٹیلیفون لگوایا ہے۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ سے بات شروع کی ہے تا برکت ہو۔ اللہ تعالےٰ مرحوم پر رحم فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ جو لوگ ان سے ملے سب ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے متعلق بعض ضروری ہدایات

چونکہ ماہ رمضان کا مبارک مہینہ اب شروع ہے۔ اس لئے میں روزوں کے متعلق بعض ضروری باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

روزوں کے بارے میں قرآن کریم میں بڑے تاکیدی احکام ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

اسی طرح فرماتا ہے۔ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ (بقرہ رکوع ۲۳)

یعنی اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ پہلوں پر روزے فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم تقوےٰ کرو۔ پھر فرمایا۔ جو کوئی تم میں سے رمضان کا مہینہ پائے۔ وہ روزے رکھے۔ اور جو کوئی تم میں سے مریض ہو۔ یا سفر پر ہو تو یہ گنتی دوسرے دنوں میں پوری کرے۔

روزہ کی حکمتیں

روزے رکھنے میں بہت بڑی حکمتیں ہیں۔ منجملہ ان کے بعض حکمتیں اللہ تعالےٰ نے تَتَّقُونَ کے لفظ میں بیان فرمائی ہیں۔ لفظ تَتَّقُونَ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ دکھوں سے بچنے کے لئے۔
۲۔ گناہوں سے بچنے کے لئے
۳۔ روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل کرنے کے لئے۔

یہ اللہ تعالےٰ نے روزہ کی تین حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ جو سال بھر عمدہ عمدہ غذائیں کھاتے رہتے ہیں۔ جب انہیں روزے رکھنے پڑتے ہیں۔ تو ان کو اپنے غریب بھائیوں کا جو تکلیفوں اور فاقوں سے دن گزارتے ہیں پوری طرح احساس ہوجاتا ہے۔ اور اس طرح ان کے دلوں میں ان سے ہمدردی کرنے کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ قوم کی ترقی اور حفاظت ہوتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے میں انسان کا ذاتی فائدہ بھی ہے۔ کہ اس طرح صبر و قناعت کی عادت پڑجاتی ہے۔

دوسرا امر یہ ہے۔ کہ روزوں سے انسان گناہ سے بچتا ہے۔ گناہ کیا ہے۔ درحقیقت مادی لذات کی طرف جھکنے کا نام گناہ ہے۔ انسان کی فطرت کا یہ تقاضا ہے۔ کہ جس کام کا عادی ہوجائے۔ اس کا چھوڑنا اس کے لئے مشکل ہوجاتا ہے۔ روزہ دار کے اندر لگاتار ایک ماہ تک روزے رکھنے کی وجہ سے ایسی طاقت پیدا ہوجاتی ہے جس سے بہت سی خواہشات کو چھوڑنے پر وہ قادر ہوجاتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ ان لالچوں کا مقابلہ آسانی سے کرسکتا ہے۔ جو اسے گناہ کی طرف کھینچتے ہیں۔

تیسرے معنوں کے لحاظ سے روزہ سے آدمی روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل کرتا ہے۔ وہ اس طرح کہ۔ (۱) روزہ کی تکلیف گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے (۲) رات کو چونکہ کھانا کھانے کے لئے اُٹھنا پڑتا ہے۔ اس لئے زیادہ عبادت کا موقعہ ملتا ہے (۳) دُعائیں قبول ہوتی ہیں (۴) سارے دن کی بھوک کے بعد کھانا کھانے پر شکر کی توفیق ملتی ہے (۵) نرمی اور بردباری کا سبق ملتا ہے (۶) قرآن مجید پڑھنے اور سُننے کا موقعہ ملتا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے اور فرمایا۔ کہ روزہ ڈھال ہے۔

روزہ کب رکھنا چاہیئے

حدیث میں آتا ہے۔ لاتصوموا حتی تروا الھلال کہ جب تک ہلال کی روئت نہ ہو۔ رمضان کا روزہ نہ رکھو۔ روزہ سے پہلے نیت ضروری ہے۔ جیسے فرمایا۔ من لم یجمع الصوم قبل الفجر فلا صیام لہ۔ رسول کریم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ تسحروا فان فی السحور برکۃ فصل ما بین صیامنا و صیام اھل الکتاب اکلۃ السحور۔ کہ سحری کھاؤ۔ سحری میں برکت ہے۔ اہل کتاب اور ہمارے روزوں میں یہی فرق ہے۔ کہ ہم سحری کھاتے ہیں۔ اور وہ نہیں کھاتے۔ پس اٹھ کر پھر روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

سحری کے وقت کے متعلق زید بن ثابت رضؓ سے روایت آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر ہم نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور اس کے درمیان ۵۰۔ آیات پڑھنے کا فرق تھا۔

مگر اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ دیہات وغیرہ میں جب آنکھ کھلتی ہے کھانا کھاکر سوجاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ فجر کی نماز کے لئے بھی نہیں اُٹھتے یہ طریق بالکل غلط ہے۔

روزہ میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے

روزہ میں جن باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے ان کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ سے ایک حدیث مروی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابن آدم کے عمل اس کے لئے ہیں۔ مگر روزے۔ وہ میرے لئے ہیں۔ اور میں اس کا اجر ہوں۔ اور روزے سپر ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو کوئی فحش نہ بولے نہ بیہودہ گوئی کرے۔ اگر کوئی اس کو گالی دے یا لڑائی کا ارادہ کرے۔ تو کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔ پھر فرمایا۔ روزہ صرف کھانے پینے سے رُکنے کا نام نہیں۔ بلکہ جھوٹ بولنے۔ جبار خلاف حق۔ اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے رُکنا بھی ضروری ہے۔

جن باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھوآں۔ گرد و غبار مکھی۔ یا مچھر چلا جائے۔ پستے ہوئے آٹا یا تمبا کو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے (۲) کان میں پانی چلا جائے (۳) خواب میں غسل کی حاجت آپڑے۔ (۴) خود بخود قے آجائے۔ (۵) آنکھوں میں دوائی ڈلوائے۔ (۶) خوشبو سونگھے۔ (۷) دانتوں سے خون جاری ہوجائے۔ یا نکسیر پھوٹے۔ (۸) مسواک کرے (۹) اپنی بیوی کا بوسہ لے تو ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

112

(۱) اگر کوئی مریض ہو۔ یا (۲) سفر پر ہو تو روزہ نہ رکھے۔ جو لوگ سفر میں بھی روزہ رکھتے ہیں۔ اولئک العصاۃ۔ وہ خطاکار ہیں۔ خدا تعالےٰ جب ہم کو ایک سہولت بہم پہونچاتا ہے۔ تو کیوں نہ اس کو قبول کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑا ہو۔ یا بہت۔ سفر چھوٹا ہو یا لمبا۔ اگر تین چار کوس بھی جائیں تو یہ سفر ہے۔ ہاں روزمرہ کا معمول بطور سیر وغیرہ نہ ہو۔ حالت سفر و مرض میں روزہ رکھنا خدا کے حکم کی نافرمانی ہے۔ حاملہ اور مرضعہ کے لئے اجازت ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ دائم المریض بھی وہ فدیہ دے سکتے ہیں۔ عورت کو حیض کی حالت میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

روزہ کس وقت کھولنا چاہیئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لاتزال ھذہ الامۃ بخیر ما عجلوا الفطر یعنی میری امت بھلائی میں رہے گی۔ جب تک روزہ کھولنے میں غیر معمولی دیر نہ کرے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرمایا اذا اقبل اللیل من ھٰھنا وادبر النھار من ھٰھنا وغربت الشمس فقد افطر یعنے جب شرق کی طرف سے رات چڑھ آئے۔ ادھر مغرب کا دن غروب ہو جائے۔ تو روزہ کھولنا چاہیئے۔ روزہ کھولتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے اللھم انی لک صمتُ وعلیٰ رزقک افطرت اور یہ کہ ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ۔ اسی طرح روزہ جلد افطار کرنے کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ سے روائت ہے۔ کہ فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بندوں میں سے مجھے وہ بندہ پیارا ہے جو روزہ سب سے جلدی افطار کرے۔ حضرت سلمان بن عامر سے روائت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو چاہیئے کہ چھوہارے سے کرے۔ اور اگر چھوہارا نہ ہو تو پانی سے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ابو داودٗ) کسی مکروہ چیز جیسے حقہ وغیرہ سے روزہ نہیں کھولنا چاہیئے۔ روزہ کے بعد یکدم پیٹ بھر کر غذا ہرگز نہیں کھانی چاہیئے۔ بلکہ دودھ وغیرہ یا کھجور وغیرہ سے روزہ کھول کر نماز سے فارغ ہو کر کھانا کھایا جائے۔ تاکہ اتنے میں معدہ از سر نو اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر کوئی روزہ دار کا روزہ کھلوائے۔ تو اتنا ہی ثواب اس کو ملتا ہے۔ جتنا روزہ دار کو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ ماہِ رمضان کے پچھلے دنوں میں اعتکاف بیٹھا کرتے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اس سنت کو زندہ رکھیں۔ سال بھر میں دس دن وقف کردیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں

رمضان کا مہینہ ایک مبارک مہینہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اسی طرح احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ "رمضان دعا کا مہینہ ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر القلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ روزوں سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے۔ مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے انزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے"۔

روزہ کے بارے میں خدا بھی فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم۔ جب رمضان کا مہینہ اتنا مبارک ہے۔ تو ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس ماہ سے زیادہ سے زیادہ برکات اور فوائد حاصل کریں۔ آپ کی بعثت سے قبل اسلام مردہ ہو چکا تھا۔ اس کے ماننے والے اس کے بتائے ہوئے راستوں پر گامزن نہ تھے۔ خدا نے اپنے برگزیدہ نبی کو ایسے زمانہ میں مبعوث فرمایا تا اسلام زندہ ہو۔ اور دنیا ایک بار پھر اسلام کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرکے بتادے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔

پس ہم کو باقاعدگی کے ساتھ روزے رکھنے چاہئیں۔ اور ہمیں یہ بھی چاہیئے۔ کہ ان ایام میں ہم جہاں اپنے لئے اور اپنے عزیزوں کیلئے دعائیں کریں وہاں سب سے مقدم احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے دعائیں کریں۔ جن کے مبارک ہاتھوں میں خدائے عزوجل نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کی باگ ڈور دی ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کی عمر دراز کرے اور دیر تک آپ کا سایہ ہمارے سروں پر رکھے۔ آمین

خاکسار۔ کرم الٰہی ظفر مجاہد تحریک جدید

اصحاب فیل کا واقعہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اصحاب فیل کا واقعہ اپنے مضمون "بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال" مندرجہ اخبار الفضل ۲۲ اکتوبر میں یوں رقم فرمایا ہے:۔ "اصل بات یہ تھی کہ حبشیوں کا لشکر مکہ کا محاصرہ کئے پڑا تھا کہ یکدم موسم متغیر ہوا۔ ایسے وقت میں بعض قسم کے خاص پرندے بلکہ وہ پرندے جو ہماری زبان میں بھی ابابیل کہلاتے ہیں۔ بکثرت نکل آیا کرتے ہیں۔ آسمان پر اڑنے لگے۔ بارش شروع ہوئی۔ اور اس قدر اولا پڑا گویا آسمان سے سنگریزوں کی بارش ہوئی یہی حجارۃ من سجیل تھے۔ نیز بہت کچھ نقصان جان اس وجہ سے بھی ہوا کہ فوج ایک کھلی وادی میں تھی۔ اور بارش کی کثرت سے سیلاب آگیا تھا۔ اس کے بعد منشائے الٰہی سے جیسا کہ حبشیوں کی نسل کو چیچک کی بیماری سے خاص الخاص مناسبت ہے۔ یہ وبا اس لشکر میں پھوٹ نکلی۔ اور اس قدر مہلک ثابت ہوئی کہ اکثر کا صفایا ہو گیا۔ (بقول ابن ہشام ساٹھ ہزار کا) اور پسماندگان واقعی کھائے ہوئے بھس کی طرح ہو گئے"۔

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں:۔

"عذاب الٰہی تھا جس شکل میں خدا نے چاہا اسے نازل کیا۔ اسے غیر معمولی سنگریزے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ جب وہ معمولی سنگریزے آسمان سے برسا کر ان پر عذاب بھیج سکتا تھا۔ اور حبشیوں کے جسموں پر کنکریوں کے نشان ڈالنے کی کیا حاجت تھی۔ جب اس کے خزانہ میں چیچک کے داغ ڈالنے والی بیماری کے کیڑوں کی فوج موجود تھی۔ اور پرندے تو صرف آنے والے طوفان کا نشان تھے"

دوسرے معانی ان آیات کے میر صاحب نے یہ کئے ہیں۔ ارسل علیھم طیراً ابابیل یعنے ہم نے جب ان کو ہلاک کردیا۔ تو جھنڈ کے جھنڈ مردار خور پرندے مثلاً گدھ۔ کوے وغیرہ ان مردوں کے کھانے کے لئے وہاں بھیج دیئے۔ اس سورۃ میں الم تر اگر آنحضرت صلعم یا ہر مسلمان کو بصیغہ واحد حاضر مخاطب کیا گیا ہے۔ وہی صیغہ واحد حاضر کا ترمیھم میں پھر بولا گیا ہے۔ یعنی اے محمد یا اے مسلمان یہ جو تو حج کے دنوں میں منیٰ میں جاکر رمئی جمار کرتا ہے یہاں اصحاب فیل ہی کو تو کنکریاں مارتا ہے"

حضرت میر صاحب نے اپنے مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اصحاب فیل ژالہ باری۔ سیلاب اور چیچک سے ہلاک ہوئے۔ اور پرندے یا تو بارش سے پہلے آئے۔ یا اصحاب فیل کے مرجانے کے بعد ان کی لاشوں کو کھانے کے لئے۔ اور اس بات کی نفی کی ہے۔ کہ پرندوں کے ذریعہ سے اصحاب فیل کو مارا گیا۔ اور اپنی تائید میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دو حوالہ جات پیش کئے ہیں۔

اخبار الفضل جس میں میر صاحب کا یہ مضمون درج ہے پڑھ چکنے کے بعد اتفاقاً میں نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول کا وہ حصہ پڑھنا شروع کیا۔ جس میں ۱۹ جنوری ۱۸۹۸ء کے ملفوظات درج ہیں تو صفحہ ۱۶۵ پر حضور کے الفاظ اصحاب فیل کے متعلق یہ پائے:۔

"اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا یعنی ان کا مکر الٹا کر ان پر ہی مارا۔ اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیجدیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں۔ بلکہ مٹی تھی۔ سجّیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔

پھر اسی صفحہ پر یوں درج ہے۔

"ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ ان کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو الٹا کر دیتا ہے۔ کسی بڑے سامان کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کیا۔"

ان ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب فیل کو مارنے کا کام پرندوں سے لیا گیا۔ اور ان کو مارنے کے لئے پرندوں نے سجیل یعنی گیلی مٹی استعمال کی۔ اس صورت میں حضرت میر صاحب کا یہ استدلال کہ پرندے تو صرف آنے والے طوفان کا نشان تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لازمی چندہ (چندہ عام و حصہ آمد) کی ادائیگی دوسرے چندوں پر مقدم ہے

یہ امر کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ چندہ عام (جس میں حصہ آمد بھی شامل ہوتا ہے) ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے۔ اور سب سے مقدم ہے جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے رکھی اور اس کی باقاعدگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی۔ کہ

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکیگا"!

(ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۵۰)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ کر حصار احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا سالہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو۔ ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے دفتر میں سلسلہ بیعت سے خارج ہو جانا کوئی معمولی سزا نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو ایسا شخص حصار احمدیت سے بے پناہ ہو کر دراصل دین و دنیا میں خدا تعالےٰ کی امان سے محروم ہو جاتا ہے جس سے بڑھکر کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضور علیہ السّلام کے بعد آپ کے خلفاء بھی زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا مطالبہ فرماتے ہوئے ۹ر نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۸ار نومبر ۱۹۳۴ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے خاص طور پر زور دیا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ

"تحریک جدید میں ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے بقائے ادا کرینگے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دینگے"۔

نیز اس خطبہ میں فرمایا۔ کہ

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ فریضہ چندوں میں کوئی نہ کوئی بقایا ہے یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کر دے اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کرینگی۔ میں سمجھوں گا کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"۔

اس کے متعلق مزید تاکید کیلئے اس خطبہ میں حضور نے سکرٹریوں کو حکم دیا۔ کہ

"جماعتوں کے سکرٹریوں کو چاہیئے کہ وہ میرے اس خطبہ کے پہنچنے کے بعد اپنی جماعتوں کو اکٹھا کریں۔ اور انہیں کہیں کہ امیر المومنین کا حکم ہے کہ آج وہی شخص اس جنگ (یعنی تحریک جدید کے مطالبات) میں شامل ہو گا جو اپنے بقایوں کو بیباق کر کے آئندہ کیلئے فریضہ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرے گا"۔

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر بھی حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اسکا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے۔

(نوٹ:۔ یہاں پر ایک ہر دلعزیز کی طویل مثال بھی بیان فرمائی تھی) تحریک جدید میں صرف ان ہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا جو اپنے لازمی چندوں کے بقائے ادا کرینگے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دینگے"۔

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے متعدد جگہ لازمی چندوں کی اہمیت بالصراحت واضح فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت صرف انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہوئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر غور کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ان واضح ہدایات کی موجودگی میں کوئی شخص ان لازمی چندوں کو نظر انداز تو نہیں کر رہا کیونکہ اسوقت جماعت کے سامنے بعض اور ضروری تحریکات بھی ہیں۔ مثلاً تحریک جدید۔ خلافت جوبلی فنڈ۔ تحریک خاص وغیرہ وغیرہ۔ یہ تحریکات بھی اگرچہ وقتی طور پر نہایت ضروری ہیں لیکن پھر بھی بمقابلہ لازمی چندوں کے ان کا درجہ نوافل سے زیادہ نہیں۔ چندہ عام اور حصہ آمد ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے۔ اور سب سے اہم اور مقدم ہے ممکن ہے کہ بیک وقت متعدد تحریکات کی وجہ سے ان تحریکات میں حصہ لینے کیلئے کوئی شخص لازمی چندوں میں تغافل اختیار کرے۔ اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ احباب اور عہدہ داران جماعت کو آگاہ کر دیا جائے۔ کہ دیگر تحریکات کی بناء پر لازمی چندوں میں قطعاً ضعف نہ آنے دیں۔ اگر کوئی شخص دیگر تحریکات کی بنا پر ان چندوں میں سستی یا کوتاہی کریگا تو وہ شخص خدا کے نزدیک مورد الزام ہو گا۔

ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہی ہو گی کہ وہ فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے۔ اور سمجھ لے کہ نوافل کے ذریعہ بھی تو اسی کو یاد کیا جاتا ہے اور عبادت کی جاتی ہے۔ یا اس طرح کہ رمضان کے روزے تو نہ رکھے اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے۔ ایسے زاہد اور عابد کے اس قسم کے اعمال و عبادات ہرگز خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور اس کے تقرب کا موجب نہیں ہو سکتے۔ ہاں فریضہ اعمال اور عبادات بجا لانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جس طرح فرائض کے تارک کو نوافل کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا۔

پس جہاں میں لازمی چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہاں میں دیگر تحریکات میں حصہ لینا بھی کم ضروری خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ حالات آمدہ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کی جائے لیکن ان میں حصہ لینے کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمودہ اصول کو ہرگز نظر انداز نہ ہونے دیا جائے ورنہ یہ سمجھ لیا جائے کہ ایک نیکی کی خاطر دوسری نیکی کو چھوڑنا خدا تعالےٰ کو ہرگز پسند نہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

"بہت نادان وہ شخص ہے کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈالکر دوسری نیکی بجا لاتا ہے وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں"!

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۶)

پس احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہ اپنی ذات اور جماعت کا محاسبہ کریں کہ لازمی چندوں میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی۔ اگر ہو رہی ہو تو اس کا فوراً تدارک کیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے بجائے ثواب کے خدا تعالےٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر لے لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی

گذشتہ مئی میں ایک نہایت ہونہار نوجوان مبلغ حافظ بشیر احمد صاحب بشیر جالندہری مولوی فاضل خدام الاحمدیہ کا کام کرتے ہوئے آناً فاناً فوت ہو گئے تھے۔ چونکہ مرحوم کی زندگی احمدی نوجوانوں کے لئے بہت سے سبق اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس لئے نہایت اختصار کے ساتھ مرحوم کی زندگی کی چند خصوصیات ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

حافظ صاحب مرحوم ۸ ر اپریل ۱۳ء کو صوفی علی محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور چھاؤنی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ مرحومہ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں بچپن ہی میں والدین نے مرحوم کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ جب ذرا ہوش سنبھالا تو اپنی والدہ مرحومہ کی شبانہ روز محنت کی بدولت قرآن مجید حفظ کر لیا۔ ۲۳ء میں آپ کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا گیا۔ اس وقت سے لے کر وفات تک آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ والدین سے جدا رہ کر دارالامان میں گزارا۔ مدرسہ احمدیہ میں سات سالہ کا کورس پورا کرنے کے بعد آپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ جہاں ۳۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ انہی ایام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ حافظ صاحب نے تحریک وقف زندگی سے متاثر ہو کر یہ ارادہ کر لیا کہ میٹرک کا امتحان پاس کر کے تحریک جدید کے مجاہد کی حیثیت سے میدان تبلیغ میں نکلیں۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مرحوم کو نظارت دعوت و تبلیغ کا مبلغ بننے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اس پر مرحوم مبلغین کلاس میں داخل ہو گئے۔ اور یکم اگست ۳۶ء کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ایک مبلغ کی حیثیت سے ۳۰ روپے تنخواہ پر منتقل ہوئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب پر جو نظرِ عنایت رکھتے تھے۔ اس کا اندازہ حضور کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے کہ حافظ بشیر احمد صاحب۔ حافظ قرآن جامعہ کے فارغ التحصیل وقف کنندہ۔ خدام الاحمدیہ کے مخلص کارکن اور ان نوجوانوں میں سے تھے جن کے مستقبل کی طرف سے نہایت اچھی خوشبو آ رہی تھی۔ لیکن ۲ ر مئی کی صبح کو حافظ صاحب ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے جدا ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ؎

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

مرحوم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کو پورا کرنے کا ایک والہانہ جوش رکھا کرتے تھے جب بھی حضور کی کسی تحریک یا خواہش کا علم ہوتا فوراً دلی ذوق و شوق کے ساتھ اپنا نام پیش کر دیا کرتے۔ وفات سے کچھ ہی عرصہ قبل کی بات ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک خطبہ جمعہ میں صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں سے مزید مالی قربانی کی خواہش ظاہر فرمائی۔ حافظ صاحب مرحوم نے خطبہ سنتے ہی فوراً حضور کی خدمت میں لکھا کہ میں اب عمر بھر اپنی موجودہ تنخواہ پر ہی گزارہ کروں گا۔ اور جو ترقی مجھے آئندہ ملنے والی ہے وہ سب کی سب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں چھوڑتا ہوں بلکہ اگر حضور پسند فرمائیں تو میں بغیر تنخواہ کے سلسلے کی خدمات کرنے کو تیار ہوں اسی طرح قادیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق جتنی بھی تحریکات ہوتیں۔ ان میں نمایاں حصہ لیتے۔ علاوہ متعدد تبلیغی و تربیتی مجالس کے نیشنل لیگ کور کے سرگرم عہدہ دار اور مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت کے زعیم تھے۔ غرض اپنے فرائض کی ادائیگی کے بعد اپنا سارا وقت سلسلے کی تحریکات میں حصہ لینے میں گذار دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی زندگی ایک نہایت مصروف زندگی تھی۔ حتیٰ کہ عین وفات کے وقت بھی آپ خدمت دین میں ہی مصروف تھے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے آپ کی وفات کو "شہادت" کی موت قرار دیا۔

حافظ صاحب مرحوم نے نوجوانی کی عمر میں ہی اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص تعلق پیدا کر لیا تھا۔ نہایت توجہ کے ساتھ نمازیں پڑھتے اور الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے۔ ان کے دل کی عمیق ترین گہرائیوں میں بسنے والے خیالات و جذبات کا اندازہ لگانے کا بہترین ذریعہ آپ کی ڈائریاں ہیں۔ جن میں آپ نہایت باقاعدگی اور التزام کے ساتھ اپنی زندگی کے تمام مشاغل لکھ لیا کرتے۔ ان ڈائریوں میں علاوہ اور بہت سی باتوں کے مندرجہ ذیل امور کا عموماً ذکر ہے (۱) نمازیں باجماعت ادا کیں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کونسی کتاب کا مطالعہ کیا۔ بہشتی مقبرے گئے یا نہیں روحانیت کے لحاظ سے یہ دن کیسا گزرا۔ غرض ان ڈائریوں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرحوم اپنے دل و دماغ میں کیسے پاکیزہ خیالات رکھتے تھے۔

اپنے والدین استادوں اور افسروں کی نہایت فرمانبرداری اور حد درجہ احترام کیا کرتے۔ ان کے والد محترم فرماتے ہیں زندگی بھر کبھی مرحوم نے ان کے حکم کی خلاف ورزی نہ کی۔ بلکہ اگر کبھی اختلاف کی صورت ہو بھی جاتی تو بلا تامل اپنی رائے چھوڑ دیتے ادب اور اطاعت کی یہی روح مرحوم استادوں اور افسروں کے سامنے دکھاتے۔

مرحوم نہایت خوش اخلاق اور ہنس مکھ تھے۔ باوجود انتہائی مصروفیت کے اپنے وسیع حلقۂ احباب میں ایک وفادار۔ خیرخواہ اور زندہ دل دوست تھے۔ ہر شخص جس کو آپ سے تھوڑا بہت تعارف ہوتا۔ آپ کی پسندیدہ عادات و اطوار کا معترف ہو جاتا۔

وفات سے صرف دو دن قبل آپ ایک تبلیغی دورے سے واپس آئے۔ ۲ ر مئی کی صبح کو قریباً چار بجے بیدار ہوئے

فائدہ مند تجارت
احمدی برادران کیلئے رعایت

امریکن سیکنڈ ہینڈ گرم کوٹ اور نئے کٹ پیس پارچہ کی تجارت موسم سرما میں ہر جگہ چلنے اور کافی منافع دینے والی ہے موقع بھی اچھا ہے عید پر ہاتھوں ہاتھ یہ مال فروخت ہوتا ہے حوصلہ ہمت کر کے منگوائیے محنت اور کوشش کر کے فائدہ اٹھائیے قلیل سرمایہ کا روزگار ہے تھوک تاجرانہ نرخ حسب ذیل
مردانہ ہاف گرم کوٹ ہر جگہ مقبول بڑھیا پارچہ ۱۰۰ عدد کی گٹھڑی درجہ اول قیمت ۵۰ روپے
چیسٹر کوٹ بڑا لمبا عام پسند سردی سے بچانے والا ۵۰ عدد کی ۱۰۰ روپے
ہر مسل کے ملے جلے۔ ۸۰ عدد کوٹ واسکٹ درجہ سپیشل اول و دوم موسم ۱۰۰ روپے
کٹ پیس پارچہ سب بڑا گز اسوتی۔ سلکی خوشنما ارزاں وزن ۶۵ - ۷۰ پونڈ ۱۰۰ روپے
عید کیلئے ابھی سے آرڈر دیں چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔ کمبل اور دیگر مال کی فہرست مفت طلب کریں۔
ایس۔ رفیق بھائی۔ تھوک فروشان جیکب سرکل۔ بمبئی

چار آنے
سال بھر مفت
بارہ مہینے
نوٹ:۔ یہ رعایت صرف ۳۱ ر اکتوبر تک ہے
صرف ڈاک خرچ کیلئے چار آنے کے ٹکٹ اور مختلف شہروں کے پانچ معززین کے مکمل پتے لفافہ میں بند کر کے بھیج دیجئے۔ پھر آپ کے نام بہترین مضامین سے مزین ماہوار رسالہ رہبر باغبانی بارہ مہینے کے لئے مفت جاری کر دیا جائے گا۔
خط و کتابت کا پتہ:۔ چیف ایڈیٹر رسالہ رہبر باغبانی گجرات پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز فجر ادا کی اور درس میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں خدام الاحمدیہ کے دیگر ممبروں کے ساتھ نالیوں کی درستگی کا کام شروع کر دیا۔ اسی اثنا میں سر درد کی شکایت ہوئی۔ جو لحظہ بلحظہ شدت اختیار کرتی گئی حتےٰ کہ بے ہوشی طاری ہوگئی۔ اس پر آپ کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں پر ڈاکٹروں نے تمام ممکن تدابیر اختیار کیں۔ لیکن افسوس کہ نو بجے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

مرحوم کی وفات انکے والد محترم کے لئے کئی پہلوؤں سے نہایت المناک صدمہ تھا۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ مرحوم کی والدہ کی وفات کا صدمہ صوفی صاحب کو اٹھانا پڑا۔ پھر مرحوم اپنے والد کے اکلوتے فرزند تھے۔ اور اپنی قابلیت اور ہونہاری کے باعث بھی صوفی صاحب کی تمام امیدوں کا مرجع تھے۔ علاوہ ازیں جسطرح آناً فاناً صوفی صاحب کو مرحوم کی وفات کی خبر سننا پڑی۔ اس کی وجہ سے یہ صدمہ اور بھی اندوہناک صورت اختیار کر گیا تھا لیکن باوجود اسکے صوفی صاحب نے اس عالم پیری میں رضا بالقضا کا جو شاندار نمونہ دکھایا۔ اسکو دیکھتے ہوئے بے اختیار دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ مَیں احباب سے پر زور درخواست کرتا ہوں کہ وہ جہاں حافظ صاحب مرحوم کی بلندئی درجات کیلئے دعا کریں۔ وہاں وہ صوفی صاحب کیلئے نہایت دردمندی سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بیحد وحساب روحانی وجسمانی انعامات سے اس نقصان کی تلافی کرے۔ جو انکو اپنے ہونہار اور اکلوتے فرزند کی جدائی سے ہوا۔

خاکسار۔ خورشید احمد بھاٹی گیٹ لاہور

خریداران "الفضل" جن کے نام وی۔ پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے ۲۰ نومبر ۱۹۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۴ نومبر سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع دفتر ہذا میں موصول نہ ہوگی۔ تو ان کے نام وی۔ پی کر دئے جائیں گے۔ اور احباب کرام کا فرض ہوگا۔ کہ وی۔ پی وصول فرمالیں۔ ۴ نومبر کے بعد آنے والی کسی اطلاع کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ بعض احباب اس وجہ سے کہ وہ پہلے کسی وقت وی۔ پی نہ کرنے کے متعلق دفتر کو اطلاع دے چکے ہیں۔ اپنا نام پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ اور چونکہ دفتر کو ان کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کے نام وی۔ پی بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اسے واپس کر دیتے ہیں۔ جس سے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل تمام احباب کی خدمت میں پر زور درخواست ہے۔ کہ وہ ۴ نومبر سے قبل یا تو قیمت دفتر میں ارسال فرمادیں۔ یا کم از کم ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیجدیں۔ جو احباب ان دونوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ فرمائیں گے۔ ان کے نام وی۔ پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ احباب کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے۔ کہ الفضل کو روزمرہ کے اخراجات چلانے کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے وہ ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ فرمائیں۔ بلکہ وی۔ پی وصول کر کے دفتر کی مالی پریشانی کو دور کرنے کا باعث بنیں۔ خاکسار منیجر

۹۷ - عبدالعظیم صاحب
۱۴۵ - ایم ایم کریم بخش صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
۱۹۶ - ڈاکٹر محمد صدیق صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
۳۶۲ - بابو عبدالغفور صاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد صاحب
۱۰۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۱۶۵ - حاجی عبدالقدوس صاحب
۱۱۸۵ - چوہدری غلام جیلانی خانصاحب
۱۲۹۸ - شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۵۴۰ - بابو حیات محمد صاحب
۱۶۲۶ - عطاء اللہ صاحب
۱۷۱۷ - چوہدری بشارت علی صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۲ - بابو محمد حسین صاحب
۲۰۴۴ - فیض محمد صاحب
۲۲۰۴ - دی کینٹینٹل
۲۴۵۷ - ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۶۶۱ - ایم اے رشید صاحب
۲۶۷۵ - بابو محمد شفیع صاحب
۲۷۱۸ - چوہدری عطار محمد صاحب
۲۸۵۴ - قاضی محمد حنیف صاحب
۲۹۴۱ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۳۰۹۳ - مولوی محبوب عالم صاحب
۳۱۲۰ - بقاء اللہ صاحب
۳۳۹۹ - صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۴۹۲ - نیک عالم خانصاحب
۳۵۸۴ - خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۳۶۷۲ - ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب
۳۷۱۸ - خان بہادر محمد دلاور خان صاحب
۳۷۳۵ - بابو اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۷۷۹ - بابو محمد امین صاحب
۳۸۹۰ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۳۹۵۷ - بابو محمد عزیز الدین صاحب
۴۰۱۱ - شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۱۲ - چوہدری فضل الٰہی صاحب
۴۷۴۱ - محمد اقبال حسین صاحب
۴۲۱۶ - محمد حسین صاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۰۸۹ - دوست محمد صاحب
۵۳۳۰ - چوہدری سردار خان صاحب
۵۵۵۱ - برکت علی صاحب
۵۶۱۳ - ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۱۴ - عبدالحمید خانصاحب
۵۶۸۲ - عبدالشکور صاحب
۵۷۴۳ - چوہدری محمد شریف صاحب
۶۰۰۴ - محمد عبدالغفور خانصاحب
۶۰۸۸ - محمد عظیم صاحب
۶۱۸۶ - ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۲۱۴ - عبدالغفور صاحب
۶۲۵۶ - بیگم نواب محمد علی خانصاحب
۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۳۸۲ - غلام حیدر صاحب
۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفیٰ صاحب
۶۵۹۲ - محمد خانصاحب
۶۷۲۹ - حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۴۷ - بابو احمد اللہ خانصاحب
۶۹۳۲ - میر عبدالرحمٰن صاحب
۷۰۰۱ - ملک محمد خاں صاحب
۷۰۸۲ - ولی اللہ صاحب
۷۱۲۱ - محمد حسین صاحب
۷۱۲۱ - امام الدین صاحب
۷۱۵۰ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۳۵۵ - ملک بشیر بہادر خان صاحب
۷۴۰۷ - چوہدری عبدالحمید صاحب
۷۴۹۵ - بابو محمد حنیف صاحب
۷۸۳۴ - مولوی قدرت اللہ صاحب
۷۹۰۰ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۱۷ - چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۶۹ - " نجیب الدین صاحب
۸۱۵۶ - شیخ غلام رسول صاحب
۸۳۱۰ - قاضی ظہور الدین صاحب
۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب
۸۴۵۷ - قاضی شاد بخش صاحب
۸۴۵۹ - سید وزارت حسین صاحب
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۸۶۴۳ - محمد اکبر خانصاحب
۸۶۴۷ - قادر بخش صاحب
۸۷۷۴ - سید محمود شاہ صاحب
۸۷۸۰ - شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۸۱ - چوہدری غلام محمد صاحب
۸۸۸۷ - " عاشق محمد صاحب
۸۹۱۶ - سید عین علی شاہ صاحب
۹۰۷۷ - سید حسام الدین احمد صاحب

(باقی)

مفت 500 مفت

نوجوانوں کے سچے خیر خواہ اور ہمدرد سیٹھ چرنجی لال صاحب لاہور نے نوجوانوں کی بیش قیمت زندگی اور تندرستی کو سدھارنے اور قائم رکھنے کی خاطر وئید کو یراج گوبند سہائے جی گپتا وئید بھوشن ماہر معالج امراض پوشیدہ امراض پوشیدہ زنانہ ومردانہ کی تصنیف کردہ کتاب "رفیق زندگی" کی پانچصد جلدوں کی قیمت ادا کر کے مفت تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے ضرورت مند اصحاب نیچے لکھے پتہ پر ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں

پتہ:۔ وئید کو یراج گوبند سہائے گپتا ماہر معالج امراض پوشیدہ پوسٹ بکس نمبر ۲۶۵ لاہور

بائیوکیمک کی مکمل کتاب "چشمہ شفا"

مصنفہ ڈاکٹر اے۔ ایچ صاحب

اس کتاب کی ترتیب بالکل انگریزی طرز پر کی گئی ہے۔ اس کے موجد کے حالات زندگی۔ خواص الادویات۔ تجربات۔ علاج الامراض اور ریپرٹری کے حصے حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳/۸/- علاوہ محصولڈاک جلد چار روپے مع محصول۔ دیگر ہومیو پیتھک و بائیوکیمک کی ادویات بارعایت ملتی ہے۔ فہرست مفت طلب کریں۔

سلیمانی ہومیوفارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شنگھائی ۲۵ اکتوبر۔ جاپانی فوجیں آج ہنکاؤ میں داخل ہوگئی ہیں۔ چینیوں نے بالکل کوئی مزاحمت نہیں کی۔ بلکہ پیشتر ہی چینی افسروں کی طرف سے اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ غنیم کا مقابلہ نہیں کیا جاسکے گا۔ چینی فوجوں کے تیس ڈویژن جاپانیوں کے نرغہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ فتح کے بعد جاپان کی طرف سے صلح کی گفت و شنید کا بھی آغاز کر دیا گیا ہے۔ جاپان چاہتا ہے کہ آئندہ کیلئے چین اور جاپان میں زبردست اتحاد قائم ہو جائے۔ صلح کی صورت میں جاپان افواج کچھ عرصہ تک چین میں مقیم رہیں گی۔

بمبئی ۲۵ اکتوبر۔ لنڈن سے اخبار فری جنرل پریس کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہٹلر نے حلف اٹھایا ہے کہ اس امر کا انتظام کرے گا۔ کہ ستمبر ۱۹۳۹ء سے قبل جرمنی کی تمام نوآبادیات اسے واپس مل جائیں۔ اس کے اس ارادہ کی تکمیل میں جس ملک نے مزاحمت کی۔ اس کے حق میں نتائج اچھے نہ ہونگے۔ جنگ عظیم کے بعد بحرالکاہل میں واقعہ جرمنی کے چند جزائر جاپان کے قبضہ میں آگئے تھے۔ جاپان نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ سال یہ جزائر جرمنی کو واپس کر دے گا۔ چین بھی کیاچاؤ کا علاقہ جرمنی کو واپس کر دے گا۔

کلکتہ ۲۵ اکتوبر۔ حکومت عراق کے وزیر خارجہ سید توفیق السویدی نے مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں برطانیہ کے بڑے بڑے مدبرین سے ملاقاتیں کی ہیں۔ جس سے دنیا بھر کے یہودیوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں برطانیہ میں فلسطین کے عربوں کے ساتھ ہمدردی کی فضا پیدا ہو گئی ہے۔ اور قرائن بتا رہے ہیں۔ کہ یہودیوں کے توطن کی پالیسی ترک کر دی جائے گی۔

لدھیانہ ۲۵ اکتوبر۔ یوپی کی پہلوان عورت امید بانو نے پنجاب میں جتنی کشتیاں مردوں سے لڑی ہیں۔ ان میں فاتح رہی ہے لیکن آج یہاں علاؤالدین پہلوان نے اسے دو منٹ میں پچھاڑ دیا۔

ملتان ۲۵ اکتوبر۔ ہندو مسلمانوں نے ہڑتال ختم کر دی ہے۔ کرفیو آرڈر ابھی چند روز تک رہے گا۔ لیکن اوقات میں ترمیم کر دی جائے گی۔

پٹنہ ۲۵ اکتوبر۔ آل انڈیا کانگرس کے اجلاس دہلی سے انتہا پسند کانگرسیوں کے واک آؤٹ کی مذمت پر گاندھی جی نے اپنے اخبار میں چند مضامین لکھے تھے۔ آج سوشلسٹ پارٹی نے ان کی مذمت کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اور ان مضامین کو جمہوری اصول کے منافی قرار دیا۔

برلن ۲۵ اکتوبر۔ جرمنی کے وزیر اقتصادیات نے اعلان کیا ہے کہ برلن سے باسفورس تک ۲ ہزار میل لمبی ایک سڑک تعمیر کر دی جائے گی۔ جو برلن کو بحیرۂ اسود سے ملا دے گی۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے ریاست ہائے بلقان مزدور مہیا کریں گی۔

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ ۲۸ اکتوبر کو لاہور میں ایک میڈیکل کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس کی صدارت سی پی کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر کھارے کریں گے۔ بشرطیکہ ان کی صحت ٹھیک رہی۔ ڈاکٹر صاحب ان دنوں قلبی امراض میں مبتلا ہیں۔

سیالکوٹ ۲۵ اکتوبر۔ موضع ستراہ میں زمینداروں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ساہوکاروں نے اگر زمینداروں کا مقاطعہ کر دیا۔ اور ان کو قرض دینے سے انکار کر دیا۔ تو وہ اپنے سوا کسی کا نقصان نہیں کریں گے۔ اس صورت میں حکومت پنجاب زمینداروں کو قرض مہیا کرنے کے سوال پر غور کرے گی۔

نئی دہلی ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ دام ڈوپٹ کے قانون میں ترمیم کا بل پیش کرنے والی ہے۔ اس نئے بل کا اطلاق صرف ان ڈگریوں پر ہوگا۔ جو دیوانی عدالتوں نے ایسے مقدمات میں کی ہوں۔ جن میں سود اصل زر سے زیادہ ہو۔

پشاور ۲۵ اکتوبر۔ فرنٹیر گورنمنٹ نے لوکل باڈیز کی صدارت سرکاری افسروں کے سپرد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ آئندہ کمیٹیاں خود اپنے صدر چنا کریں گی۔

ہنکاؤ ۲۵ اکتوبر۔ اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ چینی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل چیانگ کائی شک معہ اپنی بیوی کے کسی نامعلوم مقام کی طرف چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ آج نئے جاپانی سفیر نے اپنے عہدہ کا چارج لیا۔ اور کہا۔ بعض واقعات کی وجہ سے جاپان اور برطانیہ میں غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جنہیں دور کرنے کی انتہائی کوشش کروں گا۔

جبل پور ۲۵ اکتوبر۔ حکومت سی پی کے لاء ممبر نے اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کے ماتحت قیدیوں کو ہر سال چند روز کی چھٹی مل سکے گی۔ تاوہ اپنے گھر ہو آئیں۔

ہوشیارپور ۲۵ اکتوبر۔ پرتاپ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے نام یہ ہدایت جاری کر دی ہے۔ کہ آئندہ سول دفاتر میں پچاس فیصدی ملازمتیں مسلمانوں کے لئے مخصوص کر دی جائیں۔

کلکتہ ۲۵ اکتوبر۔ جنرل مینجر ای آئی ریلوے نے اعلان کیا ہے کہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو بھدرود کے قریب ہوڑہ ایکسپریس کو تباہ کرنے کی جو کوشش کی گئی تھی۔ اس کے ملزم یا ملزمان کو گرفتار کرنے والے کو پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بشرطیکہ اطلاع دہندہ خود ملزم نہ ہو۔

کلکتہ ۲۵ اکتوبر۔ وزیر اعظم نے آج گورنر سے ایک طویل ملاقات کی۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ ملاقات موجودہ وزارت میں بعض تبدیلیوں اور اضافہ کے سلسلہ میں تھی۔

لنڈن ۲۵ اکتوبر۔ ہنکاؤ پر قبضہ کرنے کے بعد حکومت جاپان نے حکم دیا تھا۔ کہ تمام غیر ملکی جہاز دریائے ینگسی میں دس میل پرے چلے جائیں۔ لیکن برطانوی حکام نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

دہلی ۲۵ اکتوبر۔ یہاں سیاسی حلقوں میں یہ غالب خیال ہے کہ گاندھی جی کے ساتھ فیڈریشن کے مسئلہ پر تبادلۂ افکار کے لئے وائسرائے ہند جلد از جلد ملاقات کا انتظام کریں گے۔ اور اسی طرح پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ بھی۔

ہنکاؤ ۲۵ اکتوبر۔ چینی ترکستان کے مسلمانوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسلمان جاپان کے خلاف سنٹرل گورنمنٹ کی مدد کریں اور سوویٹ روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں۔

بمبئی ۲۵ اکتوبر۔ اس امر کی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ فلسطین میں عربوں اور انگریزوں میں صلح کرانے کے لئے سر آغا خان کو وہاں بھیجا جائے۔ یہ خیال بھی کیا جا رہا ہے کہ عربوں کی بغاوت میں جرمنی کا ہاتھ ہے۔

بنوں ۲۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مارچ ۱۹۳۹ء میں گاندھی جی نے پھر صوبہ سرحد میں آنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اس وقت آپ اتمان زئی سے دو میل کے فاصلہ پر سرخ پوشوں کے لئے ٹریننگ سنٹر اور مرکز ہوم کا افتتاح کریں گے۔

ملبورن (آسٹریلیا) ۲۵ اکتوبر آج ایک ہوائی جہاز ایڈلیڈ سے ملبورن آرہا تھا کہ ایک مقام پر گر پڑا۔ جس سے ۱۴ مسافر اور ہوائی جہاز کے ۴ ملازم ہلاک ہوگئے۔

لاہور ۲۵ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے افتتاح کے روز گورنر پنجاب ہاؤس میں تقریر کرینگے معلوم ہوا ہے کانگرس پارٹی اس تقریب کا بائیکاٹ کریگی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی